ابلیس کی مجلس شوریٰ

THE SATAN'S ADVISORY COUNCIL

علامہ محمد اقبال

(1936ء)

ابلیس کی مجلسِ شوریٰ

علامہ محمد اقبال

اقبال کی شاعری میں ابلیس کا کردار

روایتِ دینی سے ماخوذ کرداروں میں ابلیس کا کردار اقبال کے ہاں نہایت پر کشش کردار ہے۔ یہ کردار مختلف مذہبی روایات میں مختلف ہے لیکن ہر روپ میں توانا اور کسی بڑی طاقت کی صورت میں ابھرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عالمی سطح پر اس کردار نے بہت سے شاعروں اور ادیبوں کی توجہ اپنی جانب کھینچی ہے۔ کرسٹوفر مارلو ، جان ملٹن اور گوئٹے کی تخلیقات میں ابلیس ایک نمایاں ہی نہیں، شاہکار کردار ہے۔

اقبال نے ابلیس کے کردار کی پیشکش میں روایتوں سے کسی حد تک استفادہ کیا ہے اور ان کے ذہن میں ابلیس کے کردار کی وہ شکل بھی ہے جو روایت قرآنی سے متعلق ہے لیکن اپنی نظموں میں اقبال نے اس کردار کو ایک ایسے کردار کی شکل میں پیش کیا جس کی تشریح، شیکسپیئر کے کرداروں کی طرح مختلف سطحوں پر کی جاسکتی ہے۔

ابلیس کا کردار اقبال کے ہاں مختلف جہتیں رکھتا ہے، ایک جہت تو وہ ہے جو مذہبی روایتوں میں عام ہے یعنی شر اور بدی کا استعارہ، اقبال نے شیطان کو اس روپ میں اپنی مختلف نظموں میں دکھایا ہے۔ ان نظموں میں ”ابلیس کی عرضداشت“، ”ابلیس کا فرمان“ اور ”ابلیس کی مجلس شوریٰ“ لائقِ ذکر ہیں، لیکن موخر الذکر نظم میں ابلیس کا کردار زیادہ توانا نظر آتا ہے۔ اس نظم میں ابلیس اپنے مشیروں سے یہ مشورہ کرتا ہے کہ وہ کس

طرح اپنی طاقتِ شر کو استحکام بخش سکتا ہے، شیطان کی طاقت دنیا میں دو نظام ہائے زندگی کے بل بوتے پر قائم ہے یعنی شہنشاہیت اور فاشزم۔ شیطان کو خوف ہے کہ یہ دونوں نظام، انقلاب کی زد پر ہیں اور ان کا خاتمہ دراصل اس کی اپنی ہی موت ہے۔ شیطان اس موقع پر زیادہ خائف سوشلزم سے نہیں بلکہ اسلام سے ہے:

کب ڈرا سکتے ہیں مجھ کو اشتراکی کوچہ گرد
یہ پریشاں روزگار، آشفتہ سر، آشفتہ مُو
ہے اگر مجھ کو خطر کوئی تو اس امت سے ہے
جس کی خاکستر میں ہے اب تک شرارِ آرزو

چنانچہ وہ باوجود اس احساس کے کہ یہ امت، الٰہیات میں الجھی ہوئی ہے اور کتاب اللہ پر عمل پیرا ہونے کی بجائے اس کی تاویلات میں غلطاں ہے وہ اپنے لیے خطرہ گردانتا ہے اور اپنے مشیروں کو حکم دیتا ہے کہ:

مست رکھو ذکر و فکرِ صبح گاہی میں اسے
پختہ تر کر دو مزاجِ خانقاہی میں اسے

ابلیس

(THE SATAN)

یہ عناصر کا پرانا کھیل، یہ دنیائے دوں

ساکنان عرش اعظم کی تمناؤں کا خوں

An old game of needs this mean world's tact,

To heavenly host hopes a cold blood act.

اس کی بربادی پہ آج آمادہ ہے وہ کارساز

جس نے اس کا نام رکھا تھا جہانِ کاف ونوں

That Great Maker bent to wreck earth soon,

Who gave it a name of 'KAF' and 'NOON'.

میں نے دکھلایا فرنگی کو ملوکیت کا خواب

میں نے توڑا مسجد و دیر و کلیسا کا فسوں

To Europe I gave the kingship's dream,

I broke the spell of church and mosque's team.

میں نے ناداروں کو سکھلایا سبق تقدیر کا

میں نے منعم کو دیا سرمایہ داری کا جنوں

I taught to the poor a lesson of fate,

To the wealthy I gave the wealth's craze great.

کون کر سکتا ہے اس کی آتشِ سوزاں کو سرد

جس کے ہنگاموں میں ہو ابلیس کا سوزِ دروں

Who can put out that fire's big blaze,

Of riots whom Satan had set ablaze?

جس کی شاخیں ہوں ہماری آبیاری سے بلند

کون کر سکتا ہے اس نخلِ کہن کو سر نگوں!

To plants we watered, caused to be trees,

Who can bring that old tree to knees?

****

پہلا مشیر

(FIRST ADVISOR)

اس میں کیا شک ہے کہ محکم ہے یہ ابلیسی نظام

پختہ تر اس سے ہوئے خوئے غلامی میں عوام

The Satan's order is firm everywhere,

The masses too like the servitude snare.

ہے ازل سے ان غریبوں کے مقدر میں سجود

ان کی فطرت کا تقاضا ہے نمازِ بے قیام

The bows were writ for the poor in fate,

A pray without stay their nature's trait.

آرزو اول تو پیدا ہو نہیں سکتی کہیں

ہو کہیں پیدا تو مر جاتی ہے یا رہتی ہے خام

Either in his heart a wish does not lie,

If wakes up ever, would be raw and die.

یہ ہماری سعیِ پیہم کی کرامت ہے کہ آج
صوفی و ملا ملوکیت کے بندے ہیں تمام

Isn't this a marvel of constant push' hence,

That Mullah is tied with kingship fence.

طبعِ مشرق کے لیے موزوں یہی افیون تھی
ورنہ قوالی سے کچھ کم تر نہیں علمِ کلام!

A best booze it was to Eastern nature then,

No lesser vice singing to 'eloquence' ken.

ہے طواف وحج کا ہنگامہ اگر باقی تو کیا
کند ہو کر رہ گئی مومن کی تیغِ بے نیام

The Haj and Ka'aba Rounds yet a rite though,

The nude sword of Moniin is blunt I know.

کس کی نومیدی پہ حجت ہے یہ فرمانِ جدید؟
ہے جہاد اس دور میں مردِ مسلماں پر حرام!

On whose despair he formed a queer view,

"On Muslim war is banned in this age new"

دوسرا مشیر

(SECOND ADVISOR)

خیر ہے سلطانیِ جمہور کا غوغا کہ شر
تو جہاں کے تازہ فتنوں سے نہیں ہے باخبر؟

Is this roar in goodness that masses are kings?

You know not new mischiefs of underlings.

پہلا مشیر

(FIRST ADVISOR)

ہوں، مگر میری جہاں بینی بتاتی ہے مجھے

جو ملوکیت کا اک پردہ ہو، کیا اس سے خطر!

A good point well, my seeing eye hails,

No danger too there from a kingship's veil.

ہم نے خود شاہی کو پہنایا ہے جمہوری لباس

جب ذرا آدم ہوا ہے خود شناس و خود نگر

We gave to kingship the masses rule's dress,

Self-conscious now is man with self's ingress.

کاروبارِ شہریاری کی حقیقت اور ہے

یہ وجودِ میر و سلطاں پر نہیں ہے منحصر

The kingship science has a different sense,

It needs not a garb of a monarch hence.

مجلسِ ملت ہو یا پرویز کا دربار ہو
ہے وہ سلطاں، غیر کی کھیتی پہ ہو جس کی نظر

May be Nation's Council or Kaiser's court,

A king's eye craves a foreign land or port.

تو نے کیا دیکھا نہیں مغرب کا جمہوری نظام
چہرہ روشن، اندروں چنگیز سے تاریک تر!

Didn't you see western democratic track,

Whose face is shining but inner is black.

تیسرا مشیر

(THIRD ADVISOR)

روح سلطانی رہے باقی تو پھر کیا اضطراب

ہے مگر کیا اس یہودی کی شرارت کا جواب؟

What is the harm if lives the royal soul,

What is the answer to that Jew's wicked role.

وہ کلیمِ بے تجلّی ، وہ مسیحِ بے صلیب
نیست پیغمبر و لیکن در بغل دارد کتاب

That Moses sans vision! that Christ sans cross,

He's not prophet, but, keeps Book for a gloss.

کیا بتاؤں کیا ہے کافر کی نگاہِ پردہ سوز
مشرق و مغرب کی قوموں کے لیے روزِ حساب!

How to show that heathen's shameless eyes,

To East, West nations a doomsday lies.

اس سے بڑھ کر اور کیا ہو گا طبیعت کا فساد

توڑ دی بندوں نے آقاؤں کے خیموں کی طناب!

No worst cancer looks than his nature's bent,

That the slaves have toppled the master's tent.

چوتھا مشیر

(FOURTH ADVISOR)

توڑ اس کا رومۃ الکبریٰ کے ایوانوں میں دیکھ
آلِ سیزر کو دکھایا ہم نے پھر سیزر کا خواب

Its counter action see in Rome's big halls,

We have shown his Sons, dream of Caesar's call.

کون بحرِ روم کی موجوں سے ہے لپٹا ہوا

گاہ بالد چوں صنوبر، گاہ نالد چوں رباب،

Who is now wrapped with waves of Roman Sea,

Like lute they weep oft, oft they grow like pine's tree.

تیسرا مشیر

(THIRD ADVISOR)

میں تو اس کی عاقبت بینی کا کچھ قائل نہیں
جس نے افرنگی سیاست کو کیا یوں بے حجاب

I can't admire his prudence and care,

Who laid bare the Europe's statecraft snare.

پانچواں مشیر

(FIFTH ADVISOR)

(ابلیس کو مخاطب کرکے)

اے ترے سوزِ نفس سے کارِ عالم استوار!

تو نے جب چاہا، کیا ہر پردگی کو آشکار

Due to thy burning this world gets balance,

When you wished laid bare each hidden face hence.

آب و گِل تیری حرارت سے جہانِ سوز و ساز
ابلۂ جنت تری تعلیم سے دانائے کار

Thy heat in his clay the world's pomp and show,

You taught the heaven's fool, a wisdom so.

تجھ سے بڑھ کر فطرت آدم کا وہ محرم نہیں
سادہ دل بندوں میں جو مشہور ہے پروردگار

Than thee He knows not the nature of men,

Who is famous as God, in the fool's ken.

کام تھا جن کا فقط تقدیس و تسبیح و طواف
تیری غیرت سے ابد تک سرنگون و شرمسار

Whose duty was praise, rosary and round,
Due to thy envy, in shame ever bound.

گرچہ ہیں تیرے مرید، افرنگ کے ساحر تمام
اب مجھے ان کی فراست پر نہیں ہے اعتبار

All wise men of West are thy pupil though,
I have no faith yet in their wisdom so.

وہ یہودی فتنہ گر، وہ روحِ مزدک کا بروز
ہر قبا ہونے کو ہے اس کے جنوں سے تار تار

That mischief monger Jew, the Muzdak's soul.
Each tunic gets torn from his crazy goal.

زاغِ دشتی ہو رہا ہے ہمسرِ شاہین و چرغ
کتنی سرعت سے بدلتا ہے مزاجِ روزگار

A crow looks prone to seize the hawk's force,
How quick the time changes nature's course.

چھا گئی آشفتہ ہو کر وسعتِ افلاک پر
جس کو نادانی سے ہم سمجھے تھے اک مشتِ غبار

Being restive she scanned the skies vast space,

Like fools we counted 'dust' of human race.

فتنۂ فردا کی ہیبت کا یہ عالم ہے کہ آج
کانپتے ہیں کوہسار و مرغزار و جوئبار

The horrors of future, looking so great,

With hills and vales shiver the brooks in spate.

میرے آقا! وہ جہاں زیر و زبر ہونے کو ہے

جس جہاں کا ہے فقط تیری سیادت پر مدار

My Master! that world is going to doom,

The world which looks to thy Leadership's boom.

ابلیس

(اپنے مشیروں سے)

SATAN

(To His Advisors)

ہے مرے دستِ تصرف میں جہان رنگ وبو

کیا زمیں ، کیا مہر و مہ ، کیا آسمانِ تو بتو

Thus lays in my hold the world's pomp and show,

This earth, the Sun and Moon, the Sky's glow.

دیکھ لیں گے اپنی آنکھوں سے تماشا غرب و شرق

میں نے جب گرما دیا اقوام یورپ کا لہو

Shall see the East and West my game and roar.

As soon I warm up Western nation's gore.

کیا امامانِ سیاست، کیا کلیسا کے شیوخ

سب کو دیوانہ بنا سکتی ہے میری ایک ہو

The pontiffs of church, the leaders of State,

My one din's echoes for them a dread great.

کارگاہِ شیشہ جو ناداں سمجھتا ہے اسے
توڑ کر دیکھے تو اس تہذیب کے جام و سبو!

To her a modern world if a fool espies;

This culture's wine cups will someone break and sea?

دستِ فطرت نے کیا ہے جن گریبانوں کو چاک
مزدکی منطق کی سوزن سے نہیں ہوتے رفو

The collars to whom the Nature has torn,

The logic of Muzdak to them cant darn.

کب ڈرا سکتے ہیں مجھ کو اشتراکی کوچہ گرد
یہ پریشاں روزگار، آشفتہ مغز، آشفتہ مو

How can frighten me the Socialist lads,

Since long jobless, confused and loafing lads.

ہے اگر مجھ کو خطر کوئی تو اس امت سے ہے
جس کی خاکستر میں ہے اب تک شرارِ آرزو

From that nation but I feel a threat grave,

whose heart yet holds hidden embers of crave.

خال خال اس قوم میں اب تک نظر آتے ہیں وہ
کرتے ہیں اشکِ سحر گاہی سے جو ظالم وضو

A few of them I espy in this nation yet,
At dawn who take 'Wuzu' with tear drops jet.

جانتا ہے، جس پہ روشن باطنِ ایام ہے
مزدکیت فتنہ فردا نہیں، اسلام ہے!

He knows on whom hidden Times are bright,
The Islam, not Muzdak is the future's fright.

(2)

جانتا ہوں میں یہ امت حاملِ قرآں نہیں

ہے وہی سرمایہ داری بندۂ مومن کا دیں

I know this nation to Quran holds not,

The old craze for wealth is the Momin 's thought.

جانتا ہوں میں کہ مشرق کی اندھیری رات میں

بے یدِ بیضا ہے پیرانِ حرم کی آستیں

In dark nights of East this point I behold,

The sleeves of Harem Sheikhs no white hand hold.

عصرِ حاضر کے تقاضاؤں سے ہے لیکن یہ خوف

ہو نہ جائے آشکارا شرعِ پیغمبر کہیں

am but afraid that modern age needs,

May not force this age to know Prophet's creed.

الحذر! آئینِ پیغمبر سے سو بار الحذر

حافظِ ناموسِ زن، مرد آزما، مرد آفریں

Beware! Hundred times from the Prophet's Act,

It guards women honour, makes man perfect.

موت کا پیغام ہر نوعِ غلامی کے لیے
نے کوئی فغفور و خاقاں، نے فقیر رہ نشیں

A death knell to those who made the mar, slave,

It ruled out kingship, no beggary it gave.'

کرتا ہے دولت کو ہر آلودگی سے پاک صاف
منعموں کو مال و دولت کا بناتا ہے امیں

It cleaned the man's wealth from' every stain,

It made the rich trustees of wealth's wrong drain.

اس سے بڑھ کر اور کیا فکر و عمل کا انقلاب
پادشاہوں کی نہیں، اللہ کی ہے یہ زمیں!

No bigger change could be of deeds and thoughts,

This earth owns to Allah, to a king not.

چشمِ عالم سے رہے پوشیدہ یہ آئیں تو خوب
یہ غنیمت ہے کہ خود مومن ہے محرومِ یقیں

His Law be kept hidden from whole world's eye,

To my solace Moumin lacks a faith high.

ہے یہی بہتر الٰہیات میں الجھا رہے

یہ کتاب اللہ کی تاویلات میں الجھا رہے

Let him be fastened in metaphysics lone,

In his own meanings of the Koran's tone.

(3)

توڑ ڈالیں جس کی تکبیریں طلسمِ شش جہات

ہو نہ روشن اس خدا اندیش کی تاریک رات

Whose call God is Great[5] broke the world spell,

That conscious man's night why not a bright deli.

ابنِ مریم مر گیا یا زندہ جاوید ہے

ہیں صفاتِ ذاتِ حق، حق سے جدا یا عین ذات؟

Did the Christ died or alive from start[6]?

Are God's attributes His Part or apart?

آنے والے سے مسیحِ ناصری مقصود ہے

یا مجدد، جس میں ہوں فرزندِ مریم کے صفات؟

Is the coming Christ Hindi Nasir's dad?

Is he a mujaddid[7] like the Mary's lad?

ہیں کلام اللہ کے الفاظ حادث یا قدیم

امتِ مرحوم کی ہے کس عقیدے میں نجات؟

Are God's words mortal or old like Him hence?

Which sect of the Ummah will have riddance?

کیا مسلماں کے لیے کافی نہیں اس دور میں
یہ الٰہیات کے ترشے ہوئے لات و منات؟

Aren't now enough for Muslims of this age?
His dogmas gods he found in his rummage.

تم اسے بیگانہ رکھو عالمِ کردار سے
تا بساطِ زندگی میں اس کے سب مہرے ہوں مات

From a practical life keep him away,
Get all his pawns beaten in this nice way.

خیر اسی میں ہے، قیامت تک رہے مومن غلام

چھوڑ کر اوروں کی خاطر یہ جہانِ بے ثبات

He's better a slave upto the dooms day,

Leave the mortal world for others hey-day.

ہے وہی شعر و تصوف اس کے حق میں خوب تر

جو چھپا دے اس کی آنکھوں سے تماشائے حیات

The verse and mysticism suits for his 'deen'.

Which hides from his eyes life's vital scene.

ہر نفس ڈرتا ہوں اس امت کی بیداری سے میں

ہے حقیقت جس کے دیں کی احتسابِ کائنات

I fear from this Ummah lest they awake,

Being his faith's base, world account he would take.

مست رکھو ذکر و فکرِ صبح گاہی میں اسے

پختہ تر کر دو مزاجِ خانقاہی میں اسے

In prays at dawn keep him rapt and grave.

Make him zealot fan of tombs and graves.

****

Terms

1. Gore; (in poetry) blood from cut and wound, (chiefly in descriptions of fighting).
2. Muzdak; who introduced a new religion. He was beheaded on the orders of King Nausherwan. He was a great orator and eloquent writer.
3. Fad; (Khabt) a fanciful craze, as full of f. and fancies, or a stamp collecting fad.
4. Wuzu; ablution (as a religious function).
5. Allah-o-Akbar=Takbir=God is Great.
6. From start—added for Rhyme only.
7. Mujaddid; a reformist.
8. Rummage; careful search; upheaval.
9. Deen, faith.
10. Rapt; (adj.) raised to raputres; transported, instrance.
11. Grave, adj., serious.
12. Zealot: fanatic.